بدعات کے خلاف
۱۰۰
سو فتوے
اہلسنت میں رائج جاہلانہ رسومات کا رد
کی تصنیفات کی روشنی میں سو فتوے
تالیف
مولانا محمد شہزاد ترابی قادری

اہلسنت میں مروّج جاہلانہ رسومات کا رد امام اہلسنت امام احمد رضا کی تعلیمات کی روشنی میں

بدعات کے خلاف

امام احمد رضا خان بریلوی کے

۱۰۰ فتوے

تالیف

مولانا محمد شہزاد ترابی قادری

زاویہ پبلشرز

(8-C علی الدین بلڈنگ، دربار مارکیٹ لاہور

فون 042-7248657

موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505456

Email zaviapublishers@yahco.com

2010ء

بار اول..........................1000

ہدیہ..........................100

زیر اهتمام......نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	031-5530111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید، چوک چٹی قبر، پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ، بہادر آباد، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
مکتبہ ضیائیہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی	051-5534669
مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور	0300-4798782
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہڑ گیٹ ملتان	061-4545486

ہیں" اور اس کتاب کا صفحہ بھی غلط نہ لکھتا۔

اس مکتوب میں مخاطب مولانا ظفر الدین بہاری ہی ہیں اور اس کا درست صفحہ نمبر 262 ہے۔

"حیات اعلیٰ حضرت" حصہ اول از مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص 262 پر امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا ایک مکتوب محررہ 17 ذی الحجہ یوم الخمیس 1333ھ بنام مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ شائع ہے، جس کے شروع میں درج ذیل عبارت ہے:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عبارات تفاسیر آ گئیں، باقی بھی درکار ہیں، (تفسیر جمل وجلالین یہاں ہیں) یہ روح المعانی کیا ہے؟ یہ آلوسی بغدادی کون ہے؟ بظاہر کوئی نیا شخص ہے اور آزادی زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے ہے۔ مصنف کا ترجمہ (یعنی حالات) یا کتاب کا سال تالیف لکھا ہو تو اطلاع دیجئے"

مولوی قاضی زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد کانگریسی لکھتے ہیں:

"علامہ ابو الثناء شہاب الدین السید محمود آفندی بغدادی بغداد کے قریب کرخ نامی قصبہ میں 1217ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا اصلی وطن آلوس تھا۔ اس لئے آلوسی کہلائے۔ آپ کی تصانیف میں قرآن مجید کی تفسیر "روح المعانی" مجلد اول اور مطبوعہ ہے جو کہ 43 سال کی عمر میں 1267ھ میں اسے مکمل کیا۔ اس دور ترکی کے وزیر اعظم علی رضا پاشا نے اس کا نام روح المعانی رکھا۔ بروز جمعہ 25 ذی قعدہ 1270ھ میں فوت ہوئے اور شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ کے قبرستان میں دفن ہوئے"

(نوٹ: عمر رضا کحالہ نے "معجم المؤلفین" مطبوعہ بیروت لبنان جلد 12 ص 175 پر پیدائش و وفات کے یہی سنین لکھے ہیں)

علامہ آلوسی بغدادی 1270ھ میں فوت ہوئے۔ 1301ھ میں علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ کے بیٹے نعمان آلوسی نے تفسیر روح المعانی کو شائع کیا (مشہور غیر مقلد مولوی حافظ صلاح الدین یوسف نے اپنی کتاب "قبر پرستی" مطبوعہ مکتبہ ضیاء الحدیث لاہور، طبع سوم 1992ء کے صفحہ 16 پر طبع قدیم کا یہی سن طباعت لکھا ہے اور اپنی تائید میں اس کا حوالہ بھی دیا ہے) امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ کو مذکورہ خط 1333ھ میں لکھا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تفسیر نئی نئی چھپی تھی اور اس زمانے میں ہندوستان میں مصر سے کتابیں فوراً نہیں پہنچتی تھیں تو ایک جدید تفسیر کے متعلق مولانا احمد رضا نے دریافت کر لیا تو اس سے علم الرجال میں کیا لاعلمی ثابت ہو گی؟

کیا معترض اور اس کے جید علماء کو آج سے تیس سال پہلے کی تمام اہم کتابوں کے متعلق مکمل علم ہے؟ کہ کون کون سی کتابیں چھپی تھی اور کہاں چھپی تھی؟ کس موضوع پر ہے، اس کا مصنف کون ہے؟ اور اس کے حالات زندگی کیا ہیں؟ نہیں ہو گا اور یقیناً نہیں ہو گا۔ غیر مقلدین وہابی خدا کا خوف کریں، مخالفت کرنے کے لئے کوئی معقول اعتراض لائیں، کیا یہ بھی کوئی طعن کی بات ہے؟

اعتراض (2): مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک "مرتدین مرد و عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہو گا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہو گا"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی حصہ دوم، احکام شریعت حصہ اول) کیا بریلوی حضرات کے نزدیک انسان کا نکاح غیر انسان سے ممکن ہے؟

اس سلسلے میں پہلا جواب تو یہ ہے کہ یہاں لف ونشر مرتب ہے۔ مسلم کو انسان اور غیر مسلم کو حیوان سے تشبیہ دی گئی ہے اور غیر مسلم کو قرآن میں کالانعام بل هم اضل (حیوانوں کی طرح بلکہ ان سے بھی گئے گزرے) قرار دیا گیا ہے۔ جس طرح قرآن کے اس مقام سے غیر مسلم کو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح مولانا احمد رضا خاں کے اس مقام سے کافر اصلی و مرتد کو تکلیف ہوتی ہے۔

دوسرا جواب برسبیل تنزل یہ ہے کہ یہاں مبالغہ بالمحال ہے اور مختلف کاموں کی ترغیب یا ترہیب کے لئے مبالغہ بالمحال کا استعمال جائز ہے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث پاک میں ہے کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی اگرچہ وہ تیتر کے گھونسلے جتنی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، ج 1 ص 244، حدیث 738، مسند امام احمد بن حنبل، ج 1، ص 241، صحیح ابن حبان، ج 4، ص 490، صحیح ابن خزیمہ، ج 2، ص 269، حدیث 1292، المسند الطیالسی، ج 1 ص 62، حدیث 461، البیہقی شعب الایمان، ج 3، ص 81، حدیث 2942، تاریخ الکبیر البخاری، ج 1 ص 331، حدیث 1046، مجمع الفوائد، حدیث 1181-1182، کنز العمال، حدیث 20727، 20728، 20753)

مخالفین امام احمد رضا میں سے کون سا معترض ایسا ہے جو گھونسلے جتنی مسجد میں دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر سکے؟ مبالغہ بالمحال سے جس طرح ترغیب جائز ہے تو ترہیب بھی جائز

ہے

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اعتراض (۳) معترض کا یہ کہنا کہ مولانا احمد رضا خاں نے آیت کریمہ انما انا بشر مثلکم کا ترجمہ کرتے ہوئے ''ظاہری صورت بشری'' کے الفاظ استعمال کر کے تحریف کی ہے۔

تو اس کا جواب یہ کہ مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کا ترجمہ قرآن محض لفظی ترجمہ نہیں ہے (اور محض لفظی ترجمہ قرآن مجید میں ہر جگہ کرنا شرعاً ممکن بھی نہیں) مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ تفسیری ترجمہ ہے جو دیگر آیات واحادیث کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ قل لوکان فی الارض ملآئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا (سورۂ بنی اسرائیل آیت 95)

''کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو پھر ہم ان پر آسمان سے فرشتے رسول بھیجتے''

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں، پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ زمین پر چونکہ بشر رہتے ہیں لہٰذا ان کی طرف بشر رسول بھیجے گئے ہیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ملک رسول جن پر نازل ہوتے ہیں (یعنی انبیاء کرام) تو ان کا باطن ملکی (یعنی فرشتوں والا نوری) ہوتا ہے اور اس کے نتیجے کی تائید میں وہ روایات ہیں جن میں آیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کی نشوونما اہل جنت کی روحوں (ملائکہ) کی طرز پر ہوتی ہے۔ (کنز العمال